مجھے کسانوں کے ایک جلسے میں شرکت کے لئے گوندیا سے ملے ہوئے ایک گاؤں میں جانا تھا۔ یہ شہر سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر تھا۔ لیکن میں گوندیا کی ہی ایک میٹنگ میں اتنا مصروف ہوگیا کہ مجھے گاؤں میں پہنچنے میں خاصی دیر ہوگئی۔ کسانوں کو بھی کوئی اور کام تو تھا نہیں وہ میرا انتظار کر رہے تھے۔ بہرحال میں دو گھنٹے کے بعد پہنچا۔ مغرب کا وقت ہوگیا۔ جلسہ ہوا۔ ایک گھنٹہ کے بعد میں وہاں سے واپس ہوا۔ میرے ہاتھ میں کاغذات کا ایک تھیلہ تھا۔ مجھے ایسا لگا کہ جیسے کوئی میرے پیچھے پیچھے آرہا ہو۔ میں نے مُڑ کر دیکھا تو واقعی ایک آدمی تھا۔ اندھیری رات تھی میں نے اپنے قدم تیز کئے۔ اس نے بھی اپنے قدموں کی رفتار تیز کر دی اور ذرا سی دیر میں وہ میرے بالکل پاس آگیا ـــــ میں اندر سے ڈر رہا تھا لیکن پھر ہمت سے کام لیتے ہوئے رک گیا ـــــ میرے سامنے شکور کھڑا تھا شہر کا چھٹا ہوا بدمعاش ـــــ وہ مسکرایا اور بولا "ماسٹر بابو! اب کوئی بات نہیں آرام سے چلو ـــــ اب کوئی خطرہ نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں"۔

میں نے کہا "تمہارا مطلب ؟"

بولا "ماسٹر بابو! آج آپ لیٹ ہوگئے۔ خدا کو آپ کی جان بچانی تھی ورنہ اگر آپ صحیح وقت پر آتے تو میں نے مار کر پُلیا کے نیچے ڈال دیا ہوتا"۔

"مگر تم مجھے کیوں مارنا چاہتے تھے؟" الفاظ بمشکل تمام میری زبان سے نکل رہے تھے۔

کہنے لگا "ماسٹر بابو! سیٹھ لوگوں نے آپ کو مارنے کے لئے مجھے پانسو روپے دیئے تھے میں دارو پی کر آپ کا کام تمام کرنے آیا پر آپ کو دیر ہوگئی۔ آپ نہیں آئے تو میں گاؤں پہنچا۔ میرے پیچھے پیچھے آپ بھی سبھا میں پہنچ گئے۔ وہاں میں نے کسان بھائی لوگوں کی بات سنی ـــــ پھر آپ کا بھاشن سنا ـــــ مجھے اپنے اوپر بہت غصّہ آیا۔ تم لوگوں کی بھلائی کی بات کرتے ہو اور میں ہتھیارا تم کو ماروں ـــــ ماسٹر بابو! بس میرا مغز پلٹ گیا ـــــ اب میں تمہارے ساتھ ہوں مجھے بھی اپنی پارٹی کا ممبر بنالو اور مجھے بتاؤ تم جسے کہو اس کو ماردوں گا۔ فکر مت کرنا ـــــ آج سے تمہارا ساتھ نہیں چھوڑوں گا۔ شکور کی زبان میں فرق نہیں آئے گا"۔

مجھے ذرا سا اطمینان ہوا۔ پُلیا کا نالا آگیا تھا لیکن سچ پوچھئے تو مجھے اب بھی اس سے ڈر لگ رہا تھا ـــــ لیکن وہ میرے ساتھ پارٹی کے دفتر تک آیا اور پھر ہم دونوں برسوں ایک